مال ودولت باری تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کے تئیں ہم پر ذمہ داریاں ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَفَضِّلِ بِالْجُودِ وَالْإِحْسَانِ، جَعَلَ الْمَالَ قِوَامَ حَيَاةِ الْإِنْسَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا* وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)[(١)].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو!رب ارحم الراحمین جل جلالہ کا فرمان عالیشان ہے:(الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)[(٢)] مال اوراولاددنیوی زندگی کی زینت ہیں، بلاشبہ مال واسباب باری تعالیٰ کی عطاکی ہوئی عظیم نعمت ہے نیز دنیاوی زندگی کی رونق اور زینت ہے مال انسان کی ضروریاتِ زندگی میں شامل ہے اس کے ذریعے لوگوں کی مصلحتیں پوری ہوتی ہیں اور ان کی سعادت وکامیابی کے اسباب مہیا ہوتے ہیں اسی لئے اللہ ربُّ العزت نے اس کے حاصل کرنے میں محنت وکاوش کاحکم دیاہےاور حلال طریقے سے اس کے کمانے کی تاکید کی ہے چنانچہ ارشاد ہے:(هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)[(٣)]. وہی ہے جس نے تمھارے لئے زمین کومسخرکردیا پس تم اس کے راستوں میں چلو(پھرو) اور اللہ کی عطاکی ہوئی روزی میں سے کھاؤ(

(١) الطلاق: ٢ – ٣.
(٢) الكهف: ٤٦.
(٣) الملك: ١٥.

پیو) اور اس بات کو یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہوکر اسی کے پاس جانا ہے، الغرض مال ودولت کے ذریعے آدمی اپنی حاجت وضرورت پوری کرتا ہے اپنے بال بچوں کی پرورش اور کَفالت کرتا ہے اور اپنے بعد کے زمانے کیلئے اپنی اولاد کی باعزت زندگی کا انتظام کرکے جاتا ہے جیساکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم دی ہے: «إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ»[١]. تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اِس سے بہتر ہیکہ انہیں محتاجی کی حالت میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں

اپنے مال کو صحیح طور پر خرچ کرنے والو! اللہ جل جلالہ نے اپنے اُن بندوں کی تعریف کی ہے جو اعتدال سے کام لیتے ہیں پس وہ اپنا مال خرچ کرنے میں نہ تو اسراف اور فضول خرچي کرتے ہیں اور نہ ہی بخل اور کنجوسی کرتے ہیں چنانچہ خدائے رحمٰن نے اپنے خاص بندوں کی تعریف میں ارشاد فرمایا ہے: (وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا)[٢]. اور (وہ ایسے بندے ہیں کہ) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچي کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط اور تفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے ایک دوسری آیت میں میانہ روی کی اسطرح تعلیم دی گئی ہے: (وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا)[٣] اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ کر رکھو، اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو

---

(١) متفق عليه.
(٢) الفرقان: ٦٧.
(٣) الإسراء: ٢٩.

بالکل ہی کھلا چھوڑ دو جس کے نتیجے میں تمہیں قابل ملامت اور قلاش ہو کر بیٹھنا پڑے ،بلاشبہ عقلمند ہے وہ آدمی جو اپنے مال و دولت کا بہترین نظام رکھے پس مال کو احتیاط کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی راحت و منفعت میں خرچ کرے اور اپنے کندھے کو قرض کے بوجھ سے گراں بار نہ کرے کہ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو برباد کر ڈالے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ نے لوگوں کو قرض سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے: «لَا تُخِيفُوا أَنْفُسَكُمْ بَعْدَ أَمْنِهَا» امن واطمئنان کے بعد اپنے آپ کو خوف میں مبتلا مت کرو لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ خوفناک چیز کیاہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا «الدَّيْنُ»[1]. (وہ خوفناک چیز) قرض ہے،یقیناًمال کے صحیح استعمال سے اور اس کی سرمایہ کاری سے اپنی ضروریات پوری کرنے میں آدمی کو قوت حاصل ہے اسی طرح مال میں اضافے کی کوشش سے زندگی کے معاملات کو منظم رکھنے میں مدد ملتی ہے، اور یہ عمل عبادت و اطاعت میں معاون ہوتا ہے کچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ: ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ آپ محنت و مشقت کرتے رہتے ہیں اور تجارت میں مشغول رہتے ہیں آپ زہد و قناعت کیوں نہیں اختیار کر لیتے اور دنیا سے بے رغبت کیوں نہیں ہوجاتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے مال کماتا ہوں اور اس لئے یہ بھاگ دوڑ کرتا ہوں تاکہ میں اپنی عزت اور اپنے وقار کی حفاظت کرسکوں اپنی ضروریات خود اپنے مال سے پوری کرسکوں اور دولت کے ذریعے اپنے رب کی اطاعت و عبادت میں مدد حاصل کرسکوں[2] یعنی ان پاکیزہ مقاصد کیلئے مال کمانا ایک عبادت ہے یہ دنیاداری نہیں بلکہ

---

(۱) رواه أحمد: ۱۷۷۸۳.
(۲) شعب الإيمان: ۱۲۰۸، وسير أعلام النبلاء: (۷/۳۷۰).

دین ہے، یا اللہ !یاکریم ! ہمارے مال میں خیر وبرکت ڈالدے اور اس پر شکر کی اور اس کے صحیح استعمال کی توفیق دیدے نیز ہم سبکو عبادت و اطاعت کی توفیق عطا فرمادے تیرا ہی فرمان ہے:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّزَّاقِ الْكَرِيمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی! میرے نمازی بھائیو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے:«لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ؛ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ» قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اپنے رب کے پاس سے ٹل نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے آنخضرت نے ان پانچ میں یہ بھی ذِکر فرمایا«وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَ أَنْفَقَهُ»[(١)]. اور اس سے اس کے مال کے سلسلے میں پوچھ گچھ ہوگی کہ کہاں سے اور کن طریقوں سے اسکو حاصل کیا اور کن کاموں اور کن راہوں میں اسکو خرچ کیا؟ پس بڑی کامیابی ہے اس آدمی کیلئے جو حلال طریقے سے روزی حاصل کرے محنت وایمانداری سے مال کمائے پھر اس کو دین کی راہ میں اور اپنے رب کی مرضیات میں خرچ کرے جسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت اور اضافہ فرمادے اس کو سعادت

(١) الترمذي: ٢٤١٦.

مندی اور خوشحالی عطا کردے اوراس کو بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمادے جیساکہ اس کا ارشاد ہے:(آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ)(١). اللہ اوراس کے رسول پر ایمان رکھو اور جس مال میں اللہ نے تمہیں قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اسکی راہ میں) خرچ کروسو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں، اورانہوں نے (اللہ کے راستے میں) خرچ کیا ہے انکے لئے بڑا اجرہے،هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاكْلَأْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خليفة بن زايد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

(١) الحديد: ٧.